رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۶ شوال سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۲۹ دسمبر بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ کا نکاح امۃ الرحیم صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ خدا تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

۲۹ دسمبر۔ جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنے لڑکے بشیر احمد کی وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

۳۰ دسمبر حضور نے ڈاکٹر حاجی خان صاحب کے مکان کی محلہ دارالانوار میں اور سید شجاعت حسین صاحب اوورسیئر پرتاپ گڑھ کے مکان کی محلہ دارالعلوم میں بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے سوا تمام مذاہب خزاں کا نشانہ بن چکے ہیں

فرمایا:۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے مذہب پر تو خزاں کا تصرف۔ اور دخل ہوچکا۔ ان میں کوئی تاثیرات اور نشانات نہیں ہیں۔ میں علانیہ کہتا ہوں۔ کہ ان میں زندہ مذہب کے برکات نہیں ہیں۔ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں۔ تو میں ہر سزا کے لئے جو وہ میرے لئے تجویز کریں۔ طیار ہوں۔ لیکن سچ یہی ہے کہ وہ روحانیت سے خالی ہیں۔ اور بالکل مرچکے ہیں۔ ان میں زندگی کے آثار بالکل نہیں۔ وہ بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان مذاہب کے ماننے والے صرف ایک مُردہ کو لئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا جس پر کامل یقین اس سے سچا تعلق پیدا کردیتا ہے۔ اور جس تعلق سے پھر نجات ملتی ہے۔ وہ ان کے نزدیک ایک وہمی ہستی ہے۔ جس پر کوئی روشن دلیل نہیں ہے۔ کیا کوئی ان میں ایسا شخص ہے۔ جو یہ دعوےٰ کرے۔ کہ میں نے خدا تعالےٰ کو خود بولتے سُنا ہے؟ اس نے میری دعاؤں کا جواب دیا ہے؟ یا اس نے اپنے فضل سے غیروں میں امتیاز کے لئے کوئی خارق عادت نشانات ایسے دیئے ہیں؟ جس سے اس میں اور اس کے غیروں میں امتیاز قائم ہوجائے؟ اگر کوئی ایسا شخص ہے۔ تو اس کا نشان دو۔ اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اس امر کے تسلیم کرنے میں بُخل سے کام نہ لو۔ کہ فی الحقیقت یہ مذہب خزاں کا نشانہ ہوچکے ہیں۔

سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی لکھنؤ میں تشریف آوری

۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وارد لکھنؤ ہوئے۔ سر ممدوح نے اپنے سیلون سے باہر تشریف لاتے ہی اول تمام احباب جماعت لکھنؤ سے مصافحہ کیا۔ پھر بعض احباب کو سیلون کے اندر لے گئے۔ بعد مغرب تمام احباب دار التبلیغ میں جمع ہوئے۔ سید ارتضیٰ علی صاحب نے ہار پہنائے۔ اور خطبہ پیش کیا۔ جس میں سر ممدوح کی اعلیٰ خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے اخلاص کا ذکر کیا۔ سر ممدوح نے جوابی خطبہ نہایت شاندار اور مؤثر لہجہ میں بیان فرمایا اس کے بعد سید ارتضیٰ علی صاحب نے ہر ایک دوست سے تعارف کرایا۔

بعد ازاں دار التبلیغ کے مختلف حصص یعنی قیامگاہ مبلغین۔ مہمان خانہ۔ دار المطالعہ مسجد و کتب خانہ سر ممدوح کو دکھلایا۔ آپ نے فرمایا۔ کتب خانہ ضروریات کے لحاظ سے چھوٹا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اب اسے مکمل اور وسیع کیا جا رہا ہے۔ دعا کے بعد سر ممدوح تشریف لے گئے۔ اور کثرت سے احباب و دیگر معززین بلدیہ سر موصوف کو سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے گئے۔ (نامہ نگار)

صوبہ بنگال میں تجارت کیلئے موقع

علاقہ بنگال میں بردوان۔ بیربھوم اور ضلع مرشد آباد میں ایک عرصہ سے میں تبلیغ احمدیت کر رہا ہوں۔ اور غریب طبقہ کے بعض لوگوں نے حق کو قبول بھی کیا ہے۔ اور عام لوگ سخت مخالفت کرتے رہے ہیں لیکن آج کل وہ عام طور پر خدا تعالےٰ کی گرفت میں گرفتار ہیں۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ توجہ کے ساتھ دین کی باتیں سنتے ہیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جو احمدی اصحاب تجارت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اور ساتھ ہی احمدیت کی ترقی کے لئے جوش رکھتے ہوں۔ وہ اس علاقہ میں آکر اپنا تجارتی کاروبار شروع کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے دینی اور دنیوی ہر دو رنگ میں از حد نفع کی امید ہے۔ جو دوست اس کام کو اختیار کرنا چاہیں۔ وہ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(خاکسار۔ محمد طیب اللہ امیر جماعت احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد۔ بنگال)

اس تحریر کی اشاعت کے لئے پراونشل امیر صوبہ بنگال خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم۔ اے نے بھی سفارش فرمائی ہے۔ تجارت پیشہ اصحاب کو جن کے پاس سرمایہ ہو۔ اس بارے میں قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔

کتاب الاشرار حصہ اوّل

اس نام سے جناب محمد یحییٰ خان صاحب اناؤ (یو۔ پی) نے ایک مختصر سی کتاب شائع کر کے پبلک پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ اس میں احرار پُر اشرار کے شرمناک طریق عمل پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ اور پھر گذشتہ چند ماہ میں اسلامی پریس نے کلام منظوم میں احرار کا جو عبرتناک نقشہ کھینچا ہے۔ اسے وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ شام کی تمام نظمیں کیا بلحاظ شاعری اور کیا بلحاظ اظہار عقیدت نہایت ہی دلچسپ ہیں۔ پھر جو اہتمام ان کی لکھائی۔ چھپائی میں کیا گیا ہے۔ اس نے ان کی دلچسپی میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس کتاب کی عام مسلمانوں میں کثرت سے اشاعت کی جائے۔ تاکہ وہ احرار کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔ کتاب پر کوئی قیمت درج نہیں غالباً اس کی زیادہ تر اشاعت مفت کی گئی ہے۔ اس صورت میں ہم جناب محمد یحییٰ خان صاحب کو اور بھی زیادہ تعریف کے قابل سمجھتے ہیں۔ شائق احباب مندرجہ بالا پتہ سے یہ کتاب منگوا کر اس کا مطالعہ کریں۔ اور دوسروں کو کرائیں۔

اخبار احمدیہ

قبول اسلام ۲۸ دسمبر ایک ہندو عورت پورنی بنت لال سنگھ جٹ ساکن بڑانہ علاقہ پٹیالہ نے مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس کا اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا۔

ضرورت کتب ایک صاحب جو نئے احمدی ہیں اور اپنے علاقہ میں اکیلے احمدی ہیں اور اپنے علاقہ میں تبلیغی کام کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے قرب و جوار میں کوئی احمدی انجمن نہ ہونے کی وجہ سے سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو صاحب استطاعت دوست مندرجہ ذیل کتب اور ان کے علاوہ کوئی اور کتاب مہیا کریں گے۔ وہ مستحق ثواب ہونگے کتب صیغہ ہذا کی معرفت ارسال کی جائیں۔

حقیقۃ الوحی۔ مسیح ہندوستان میں۔ کشتی نوح۔ اربعین کامل۔ خطبہ الہامیہ۔ نزول المسیح۔ سناتن دھرم۔ تذکرۃ الشہادتین۔ لیکچر سیالکوٹ۔ تجلیات الٰہیہ ضرورۃ الامام۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تلاش گمشدہ میرا چھوٹا بھائی سلطان احمد عمر ۱۴-۱۵ سال۔ قد چھوٹا رنگ گندمی۔ سر پر ترکی ٹوپی بدن پر نیلی دھاری کی قمیص اور خاکی گرم کوٹ ایک ہفتہ سے کہیں چلا گیا ہے۔ جس صاحب کو وہ قادیان یا اس کے گرد و نواح میں ملے تو وہ اسے قادیان میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد کی کوٹھی پر پہنچا دیں۔ اور اگر کسی دوسری جگہ ملے تو مجھے اطلاع دیں۔ خاکسار محمود احمد احمدی کمپونڈر کینڈیڈیٹ راجندر ہسپتال پٹیالہ

ولادت ۲۳ دسمبر اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ارشاد الحق از کپور تھلہ

دعائے مغفرت نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ملک خدا بخش صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کی نوجوان صاحبزادی امۃ اللہ ایک طویل علالت کے بعد ۱۰ ماہ رمضان کو وفات پاگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد حسن از لاہور

مولوی ثناء اللہ صاحب سے مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ

تحریک جدید کے ماتحت میں بار موسے ضلع گجرات تبلیغ کے لئے گیا۔ وہاں ۹-۱۰ ستمبر کو ایک مناظرہ اہلحدیث مولوی دوست محمد کے ساتھ ہوا۔ مناظرہ کے موضوع اجرائے نبوت، وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ دوران مناظرہ میں مولوی دوست محمد صاحب نے یہ تحریر کر دیا۔ کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے تیار کروں گا۔ اور ۱۰ اکتوبر تک معاً ہوکر بھی میں نے یہ مضمون ۲۱ ستمبر کے اخبار الفضل میں بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کرنے کا اقرار شائع کرا دیا تھا"

اس کے بعد میں دو کارڈ مولوی دوست محمد صاحب کی طرف اور دو کارڈ مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف ارسال کر چکا ہوں۔ دونوں طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ مولوی دوست محمد صاحب نے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ لیکن ۱۰ اکتوبر کی تاریخ گزر جانے پر بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے حسب وعدہ ان کو چاہیئے۔ کہ اب احمدی ہو جائیں۔ خاکسار فضل الٰہی بھیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ شوال ۱۳۵۴ھ

عید الفطر کی تقریب پر قادیان کی عیدگاہ میں عظیم الشان اجتماع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رُوحانیت سے لبریز تقریر

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے معاً بعد ۲۸ دسمبر کو عید الفطر کی جو مبارک تقریب آئی۔ وُہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بے مثال اور نہایت ہی شاندار تقریب سمجھی جائے گی اگرچہ جلسہ سالانہ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۷۔ دسمبر کو اپنی تقریر ختم فرمانے کے بعد اجازت دے دی تھی۔ کہ جو اصحاب جانا چاہیں۔ وُہ جا سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے اصحاب جن کی رخصت ختم تھی۔ یا اور کوئی ضرورت درپیش تھی۔ روانہ ہو چکے تھے۔ تاہم ۲۸ دسمبر کی صبح کو عیدگاہ کے نہایت وسیع میدان میں مردوں عورتوں اور بچوں کا اتنا عظیم الشان اجتماع ہُوا۔ جو اپنی شان میں بالکل غیر معمولی تھا۔ اگرچہ ۲۷۔ دسمبر کی رات کو بذریعہ منادی اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ صبح ۹ بجے عیدگاہ میں نمازِ عید پڑھی جائے گی۔ لیکن سورج نکلتے ہی چاروں طرف سے اس کثرت کے ساتھ لوگ آنے شروع ہُوئے۔ کہ دس بجے تک مشکل یہ سلسلہ ختم ہُوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پیدل ۹ بجے عیدگاہ میں تشریف لے گئے۔ اور حضور نے قریباً ایک گھنٹہ انتظار فرمایا۔ کہ جو لوگ نماز عید میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ وُہ پہونچ جائیں۔ دس بجے کے قریب جب حضور نماز کے لئے کھڑے ہُوئے۔ تو یہ حالت تھی۔ کہ عیدگاہ کے نہایت وسیع میدان کے علاوہ دُور دُور تک لوگ پھیلے ہُوئے تھے۔ اور عیدگاہ کے محراب سے لے کر جہاں تک نظر پہونچتی تھی۔ انسان ہی انسان نظر آتے تھے دوگانہ نماز عید ادا کرنے کے بعد جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لائے۔ تو یہ امر محال نظر آتا تھا۔ کہ حضور کے کلمات اتنے عظیم الشان اجتماع میں تمام لوگوں تک پہونچ سکیں گے جن میں سے ہر ایک ان کے سننے کے لئے انتہائی اشتیاق رکھتا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا اس موقعہ پر انتظام کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ اتنے قلیل وقت میں بجلی کی رَو کا ایک دور کے مقام تک لے جانا محال تھا۔ غرض اس عظیم الشان اجتماع کو دیکھ کر جہاں ہر ایک احمدی کا دل خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید کے اس نظارہ سے بے حد مسرت اور خوشی محسوس کر رہا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

غیر معمولی شان سے پورا ہوتا دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑے حصہ کو یہ بھی خدشہ تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت جو کچھ ارشاد فرمائیں گے۔ اسے نہ سُن سکیگا۔ کیونکہ بظاہر اس وقت اس کے سُنے جانے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ لیکن حضور نے خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوتے ہی چند منٹ کے اندر اندر ایسا انتظام فرما دیا۔ کہ تمام مجمع حضور کے کلمات جو روح القدس کی تائید سے اس غیر معمولی موقعہ پر حضور نے فرمائے۔ نہایت آسانی کے ساتھ سُن سکا۔

حضور نے اس موقعہ پہ جو تقریر فرمائی اور جو تقریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ وُہ جہاں اپنے عظیم الشان مطالب اور معانی کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ وہاں اسلوب بیان کے لحاظ سے بھی نیا رنگ رکھتی ہے۔ اور یہ پہلی تقریر ہے۔ جو اس صورت میں حضور نے فرمائی۔ مجھے کئی بار حضور کے منہ سے یہ بات سننے کا اتفاق ہُوا ہے۔ کہ تقریر کرنے کی نسبت ڈکٹیٹ کرانے یعنی ٹھیر ٹھیر کر ایک ایک فقرہ بولنے میں آپ دقت محسوس فرماتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ زورِ بیان میں رُکنا مشکل ہو جاتا ہے۔

لیکن اس موقعہ پہ ہجوم کی کثرت کو دیکھ کر حضور نے یہی طریق اختیار فرمایا۔ اور تمام مجمع تک اپنے الفاظ پہونچانے کا یہ انتظام کیا۔

مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

۱۔ سال دوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا آپ نے اس عرصہ میں اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۵۔ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وُہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۱۵۔ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کے وعدے کے پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے (خطبہ میں تاریخ غلط شائع ہو گئی تھی) لیکن جو شخص جس قدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

۶۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نُور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

۹۔ خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وُہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وُہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وُہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

کہ مختلف مقامات پر کئی ایک اصحاب کو کھڑا کر دیا گیا۔ جو باری باری حضور کے فرمودہ فقرات جو ٹھہر ٹھہر کر حضور فرماتے دوہراتے اور اس طرح سب تک وہ الفاظ پہونچتے رہے۔

بعد میں جب اس تقریر کے متعلق حضور سے ذکر آیا تو فرمایا مجھے نہیں معلوم جو کچھ میں نے کہا اس میں تسلسل بھی قائم تھا یا نہیں لیکن ہزارہا انسانوں کا عظیم الشان مجمع جس نے وہ تقریر سنی جانتا ہے۔ اور شائع ہونے پر ناظرین دیکھ لیں گے۔ کہ اس تقریر کا ہر ایک فقرہ کس عمدگی کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہے اور اس کا تسلسل کیسا لطیف ہے۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور نے یہ تقریر روح القدس کی تائید سے فرمائی۔ اور اس کے مطالب عالیہ خود بتا رہے ہیں۔ کہ یہ کوئی معمولی تقریر نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے عظیم الشان نعمت اور بے مثال تحفہ ہے۔

تمام مجمع کو یہ تقریر سنانے کا جو انتظام فوری طور پر کیا گیا۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ثابت ہوا حسب ذیل نقشہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

جنوب

خواتین کا مجمع

پردہ پردہ

مولوی احمد خان صاحب

حضرت امیر المومنین

مولوی محمد سلیم صاحب

مولوی محمد اعظم صاحب

مولوی ولی محمد صاحب

مولوی محمد نذیر صاحب

مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز

مولوی محمد شریف صاحب

ملک عبدالرحمن صاحب خادم

مردانہ اجتماع

مردانہ اجتماع

شمال

مجمع کے درمیان مندرجہ بالا ترتیب سے یہ اصحاب کھڑے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک فقرہ فرماتے جسے مولوی محمد سلیم صاحب بلند آواز سے دوہراتے اور ان سے سن کر مولوی ولی محمد صاحب مولوی محمد نذیر صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مولوی محمد اعظم صاحب اور مولوی احمد خان صاحب بآواز بلند کہتے۔ اور ان کے بعد ملک عبدالرحمن صاحب خادم اور مولوی محمد شریف صاحب دوہراتے۔ اس طرح تقریر تمام مجمع میں گونج جاتی۔

تقریر کے جذب اور اثر کی یہ حالت تھی۔ کہ بیسیوں اصحاب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میرے قریب ہی آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا دیہاتی احمدی بھائیوں کے درمیان نہایت معمولی درجہ کی چٹائی پر بیٹھے تھے۔ آنکھیں بند تھیں اور مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔

غرض پونے گیارہ بجے یہ نہایت ہی لطیف اور پُر اثر تقریر ختم ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے۔ اور خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے والے خوش بخت انسان عیدگاہ سے نکل کر خدا تعالےٰ کی وسیع زمین میں پھیل گئے۔ یہ نظارہ بھی نہایت ہی مسرت انگیز اور روح افزا تھا۔ اور جس جس نے دیکھا۔ اسے اپنی خوش قسمتی پر ناز تھا۔

اس موقعہ پر نیشنل لیگ کور نے انتظام قائم رکھنے اور پہرہ کے متعلق اپنے فرائض نہایت سرگرمی سے سرانجام دیئے۔

احرار کا فتنہ سلطان ابن سعود کے خلاف

ہر طرف سے ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھ کر احرار اب ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس سے ان کی غرض عام مسلمانوں کے لئے یہ دھوکہ کی ٹٹی تیار کرنا ہے۔ کہ احرار حرمین شریفین اور بیت اللہ کے ایسے والا و شیدا ہیں۔ کہ اس کی حفاظت کے لئے سر بکف میدان میں نکل آئے ہیں۔ مگر جو لوگ مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت منہ چھپائے بیٹھے رہے۔ ان کا یہ اعلان کرنا کہ وہ ارض حجاز کو انگریزوں کے اثر و نفوذ سے بچانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ایک ڈھونگ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہے۔ چند مقامات پر سعدیات کے ٹھیکہ کے خلاف قرارداد پاس کر دینا اور "مجاہد" میں چند ایک طول طویل مضامین لکھ دینا احرار کا وہ کارنامہ ہے۔ جس کی بناء پر کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کریں گے کہ وہ ٹھیکہ جس کے شرائط طے ہو چکے ہیں۔ قائم رکھا جائے۔

اگر اس قسم کی گیدڑ بھبکیوں سے کبھی حکومتوں کے معاہدات پر اثر پڑا ہے۔ تو احرار کو مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ کہ امروز فردا میں سلطان ابن سعود کی طرف سے انہیں اطلاع پہونچ جائے گی۔ کہ تمہاری لرزہ براندام کر دینے والی دھمکیوں سے ڈر کر میں نے وہ معاہدہ منسوخ کر دیا ہے۔ جس پر تم لوگوں کو اعتراض تھا۔ امید ہے۔ اب میری خطا معاف کر دی جائے گی۔ لیکن اگر ان کے شور و شر کا پرکاہ جتنا اثر بھی نہیں ہو سکتا۔ اور یقیناً نہیں ہو سکتا۔ تو کیا وہ کوئی ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ جو دھمکیوں سے گزر کر عمل کی حدود میں داخل ہو جائے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یاد رکھیں۔ کہ اپنی ذلت و رسوائی کا ایک اور سامان وہ اپنے ہاتھوں فراہم کر رہے ہیں۔

مولوی ظفر علی صاحب مشکلات میں

مسلمان اخبارات میں مینجر تاج کمپنی لاہور کی طرف سے ایک اپیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں مولوی ظفر علی صاحب کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مولانا ظفر علی خاں کی حالت اس وقت بہت خراب ہو رہی ہے۔ زمیندار جاری کرنے کے لئے کم از کم دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس رقم کی فراہمی تو درکنار فی الحال مولانا ممدوح کے ذاتی اخراجات کے لئے کوئی معقول انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔...... آہ آج نظر بندی نے انہیں نان و نفقہ کا محتاج کر دیا ہے۔ دس روپے کی حقیر رقم سے "ظفر علی خاں فنڈ" کھول دیا ہے۔ برادران اسلام سے جس قدر ہو سکے۔ جو کچھ وہ روانہ کر سکیں۔ روانہ کرتے جائیں"۔

مولوی ظفر علی صاحب کا جماعت احمدیہ کے متعلق جو رویہ رہا ہے۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان مولوی صاحب کی اس وقت جبکہ وہ بے حد مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ دل کھول کر مدد کریں۔

کاش مسلمان اپنے لیڈروں کی صحیح طور پر قدر کرنا جانیں اور لیڈر عام لوگوں کی صحیح راہ نمائی کا فرض ادا کریں۔ اس وقت تو یہ حالت ہے۔ کہ جس طرح لیڈر کوئی وقتی جھگڑا اٹھا کر اس لئے شورش پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ اس طرح انہیں عوام کے جذبات سے کھیلنے اور ان کی جیبیں خالی کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح عوام کی نظروں سے جب کوئی لیڈر اوجھل ہو جاتا ہے۔ تو وہ اسے بالکل بھول جاتے ہیں۔ یہ حالات نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ اور مسلمانوں کی تباہی میں ان کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ کاش اب بھی وہ سوچیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہارِ خوشنودی

آل انڈیا نیشنل لیگ کور کی خدمات کے متعلق

قادیان ۳۰ دسمبر ۔ آج بعد نماز عصر نیشنل لیگ کور کے نوجوانوں نے سالار جیش مرزا گل محمد صاحب کے مکان میں دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی ۔ اور اس موقعہ پر حضور نے نیشنل لیگ کور کے نوجوانوں کی ان خدمات کے متعلق جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سرانجام دیں ۔ حسب ذیل اظہار خیال فرمایا :-

مجھے اس امر سے خوشی ہوئی ہے ۔ کہ یہ ایسی تقریب پیدا ہو گئی ہے جس میں نیشنل لیگ کور کے متعلق مجھے اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقعہ ملا ۔ میں نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں والنٹیرز کور کے فرائض کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا ۔ اب میں چاہتا ہوں ۔ کہ کور کے کام کے متعلق اپنی رائے بیان کروں ؛

اس میں کوئی شبہ نہیں ۔ کہ کور کا کام قریب ترین عرصہ میں شروع ہوا ۔ اتنے قریب کے وقت میں شروع ہوا ہے ۔ کہ اتنے عرصہ میں ایک سپاہی کو بندوق پکڑنے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا ۔ کجا یہ کہ اسے کسی خدمت پر مقرر کیا جائے ۔ مگر باوجود اس کے اس موقعہ پر جس محنت جس جاں فشانی اور جس سرگرمی سے نیشنل لیگ کور کے ممبروں نے کام کیا ہے چھوٹوں اور بڑوں نے کیا ہے ۔ افسروں اور ماتحتوں نے کیا ہے وہ اس قابل ہے ۔ کہ کور کو مبارکباد دی جائے ۔ اور کور اس بات کی مستحق ہے ۔ کہ جماعت اس کے لئے دعا کرے ؛

میں نے دیکھا ہے ۔ کہ اس تنظیم کے ماتحت جس کی مشق کا پوری طرح کور کو ابھی موقعہ نہیں ملا ۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر کور کے تھوڑے سے آدمیوں نے اتنا کام کر کے دکھایا ہے ۔ جو کہ پہلے بہت سے لوگ نہ کر سکتے تھے ۔ جلسہ گاہ میں میرے جانے کے وقت رستہ کو صاف رکھنا اور ہجوم کو روکنا قریباً ناقابلِ حل سوال ہو چکا تھا ۔ مگر اب کے والنٹیرز کور نے ایسی عمدگی سے اسے حل کیا ہے ۔ کہ کسی ایک موقعہ پر بھی شکایت پیدا نہیں ہوئی ۔ اور شکایت کا پیدا ہونا تو الگ رہا ۔ شکایت کا امکان بھی پیدا نہیں ہوا ۔ اس موقعہ پر جس نوعیت کا کام تھا ۔ اس کے لحاظ سے کور پر اس قدر بوجھ پڑا ۔ جو انتہائی تھا ۔ لیکن میں خوش ہوں ۔ کہ اس موقعہ پر کور نے ہمت ۔ دیانت اور استقلال سے کام لیا میں دعا کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ کور کی اس خدمت کو قبول کرے ۔ اور آئندہ اور بھی عمدگی سے کام کرنے کا موقعہ دے ۔ اور میں امید رکھتا ہوں ۔ کہ میرے اس خطبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کور میں شامل ہونے والے استقلال سے کام کرینگے چند دن اچھے سے اچھا کام کر کے بھی چھوڑ دینا کوئی فائدہ نہیں رکھتا ۔ فائدہ اسی کام سے ہو سکتا ہے ۔ جو مستقل طور پر کیا جائے ۔ اور اس وقت تک جاری رکھا جائے ۔ جب تک اس کی ضرورت ہو ۔ کور کے ممبر چونکہ کور کے ملازم نہیں ۔ اس لئے ہو سکتا ہے ۔ کہ ان میں سے بعض کو ملازمت ۔ یا کاروبار کے سلسلہ میں یہاں سے جانا پڑے ۔ اگر کور کا کوئی ممبر کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں کور ہو ۔ تو جب تک وہ ایسی عمر تک نہیں پہونچ جاتا کہ کور کی خدمات سے آزاد ہو سکے ۔ اور پھر وہ کور میں شامل نہیں ہوتا ۔ تو اپنا کیا کرایا کام ضائع کر دیتا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی عورت کا ذکر فرمایا ہے ۔ جو سوت کاتتی رہتی تھی اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ۔ یہ اس بات کی مثال ہے ۔ کہ کوئی اس لئے سوت کاتنے کہ کپڑا بنائے ۔ لیکن جب وقت آئے ۔ تو بجائے اس کے کہ سوت کو کھولے ۔ قینچی سے کاٹ دے ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے استقلالی کی مثال بیان فرمائی ہے ۔ اور بتایا ہے ۔ کہ بعض لوگ کام تو کرتے ہیں ۔ لیکن نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں ۔ اور اس طرح سارا کیا کرایا ضائع کر دیتے ہیں ؛

میں کور کے ممبروں کو نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ وہ بھی استقلال سے کام کریں ۔ اور اپنے ساتھیوں اور محلہ والوں کو بھی استقلال سے کام کرنے کی تحریک کریں ۔ اور اصل غرض اس کور کی جو ہے ۔ اسے مدنظر رکھیں ۔ بے شک کور کا یہ بھی کام ہے ۔ کہ جماعت کے مقدس مقامات کی حفاظت کرے ۔ مرکز احمدیت میں کسی قسم کا فتنہ نہ پیدا ہونے دے ۔ جماعت کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے ۔ پبلک کے لئے آرام اور سہولت پیدا کرے ۔ لیکن اس کے لئے سب سے بڑی چیز اچھے اخلاق پیدا کرنا ۔ اپنے جذبات پر قابو پانے کی مشق کرنا ۔ اور اپنے اندر اطاعت کا مادہ پیدا کرنا ہے ۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھنے اور اطاعت کا مادہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنا ایمان ضائع کر لیتے ہیں ۔ پہلے کوئی چھوٹی سی شکایت پیدا ہوئی ۔ اس پر اعتراض کرنے لگ گئے ۔ پھر عقائد میں فتور آنا شروع ہو گیا وہ اس طرح ایمان کھو بیٹھتے ہیں ۔ کور کی تنظیم سے یہ بھی غرض ہے ۔ کہ اطاعت کا مادہ پیدا ہو ۔ اور ہر شخص اپنے افسر کی پوری پوری اطاعت کرے ۔ اسلام نے افسر کی اطاعت نہایت ضروری قرار دی ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ۔ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصا امیری فقد عصانی ۔ یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہے ۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے ۔ اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے ۔ وہ میری نافرمانی کرتا ہے ۔ یہی جذبہ ہم نیشنل لیگ کور کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ یعنی جس کو کسی کام کا اہل خیال کر کے کسی عہدہ پر مقرر کیا جائے ۔ اس کے ماتحتوں کو اس کا پورا پورا ادب اور احترام کرنا چاہیئے ۔ اور اس کا حکم ماننا چاہیئے ۔ کور میں اس بات کی مشق کرائی جاتی ہے ۔ کہ اگر کسی وقت کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہو ۔ تو بھی اس میں اطاعت کی جائے ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ کوئی شخص عام حالات کے لحاظ سے ادنےٰ کام کرتا ہو ۔ لیکن کور کے انتظام کے لحاظ سے ایسی قابلیت رکھتا ہو ۔ کہ اسے عہدہ دار بنا دیا جائے ۔ اس کی اطاعت ضروری ہے ؛

کور کا یہ حسنِ انتظام جس کی میں نے تعریف کی ہے ۔ اور جو تعریف کے قابل ہے ۔ اس میں بڑی بات یہی ہے کہ کور کے ممبروں کو محسوس کرا دیا گیا ہے ۔ کہ افسر کی اطاعت ضروری ہے ۔ اگرچہ ابھی تک اس پر پوری طرح عمل نہیں ہوا ۔ اور بعض کمزوریاں باقی ہیں ۔ چنانچہ عیدگاہ سے واپس آتے وقت میں نے دیکھا کہ کور کے بعض ممبر آپس میں ایک دوسرے کو متضاد مشورے دے رہے تھے ۔ حالانکہ طریق یہ ہے ۔ کہ اس قسم کی ہدایت افسر کی طرف سے آنی چاہیئے ۔ اور آپس میں نہیں بولنا چاہیئے ۔ کیونکہ اس طرح تشتت پیدا ہوتا ہے اور تنظیم ٹوٹ جاتی ہے ۔ کام کرنے والوں کو پوری طرح اپنی یہ عادت بنا لینی چاہیئے ۔ کہ جو سسٹم اور طریق مقرر ہے ۔ اس کے مطابق چلا جائے ۔ تاکہ نیشنل لیگ کور سے جو تنظیم مقصود ہے ۔ اس میں کسی قسم کا نقص پیدا نہ ہو ؛

آخر میں میں پھر خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں ۔ کہ کور نے اعلےٰ درجہ کا کام کیا ۔ اور دعا کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ اسے اور زیادہ خوبی سے کام کرنے کی توفیق دے ؛

احمدی مُبلّغ اسلام کی تقریر ہانگ کانگ میں

مشہور روزنامہ "مارننگ پوسٹ" نے ۳۰ر نومبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی کی امریکہ سے واپسی پر ہانگ کانگ میں انڈین کمیونٹی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں جو دعوتِ چائے دی گئی۔ اور اس میں آپ نے جو تقریر کی۔ اس کے متعلق مختصر کیفیت شائع کی ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۲۹ر نومبر۔ مسٹر ایم۔ آر بنگالی کے اعزاز میں جو کہ امریکہ میں ہندوستان کے مسلم مشنری تھے اور اب ہندوستان واپس جاتے ہوئے اس نو آبادی میں سے گذر رہے ہیں۔ ہانگ کانگ کی انڈین کمیونٹی کی طرف سے سینٹ فرانسس ہوٹل میں دعوتِ چائے دی گئی۔

مسٹر بنگالی گذشتہ آٹھ سال سے صوبجات متحدہ امریکہ میں مذہب اسلام کے مبلغ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی مساعی کے آغاز سے لیکر اس وقت تک پانچ ہزار سے زیادہ اشخاص مذہب اسلام قبول کر چکے ہیں امریکہ میں اسلامی جماعت کی بنیادیں استوار کرنے کے بعد اب مسٹر بنگالی تین ماہ کی رخصت پر ہندوستان جا رہے ہیں۔ اور وہاں سے اور مبلغین کے ساتھ پھر امریکہ واپس چلے جائیں گے۔

اس تقریب میں یورپین۔ چینی۔ ہندوستانی اور انڈین کمیونٹی کے بہت سے معززین شامل ہوئے۔ ان میں سے مسٹر ای نوشی۔ پروفیسر شو ہانگ کانگ یونیورسٹی۔ مسٹر آر۔ سی۔ ایچ لِم۔ مسٹر وی ناٹ۔ مسٹر اور مسز جے۔ پی۔ وے۔ مسٹر اور مسز جے۔ ایچ رتن جی۔ ڈاکٹر مس پی رتن جی۔ مسٹر ای۔ ایچ۔ اسمٰعیل۔ ڈاکٹر کرانجیا۔ مسٹر ناک ہن سینگ۔ مسٹر ایم۔ اے خاں۔ پروفیسر چُن۔ اور شیخ عبد الغفور صاحب صوفی قابل ذکر ہیں۔ مسٹر کے۔ بی ویدیا جلسہ کے صدر تھے۔ جنہوں نے مسٹر بنگالی کا حاضرین سے تعارف کرایا۔

چائے نوشی کے بعد صوفی عبد الغفور صاحب نے مختصر الفاظ میں مسٹر بنگالی کی اس آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مسٹر بنگالی نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے امریکہ میں اپنی تبلیغی مساعی کی کیفیت کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مغرب مذہب سے بہت بے اعتقاد ہے۔ مغربی لوگ اگرچہ عیسائی کہلاتے ہیں۔ لیکن مذہب کے متعلق گہری واقفیت رکھنے والا انسان بلا تامل کہہ سکتا ہے۔ کہ مغرب میں عیسائیت بالکل مفقود ہے۔ مغربی ممالک میں اسلام کے متعلق شدید ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ امریکہ میں ایک اور عجیب مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ رنگ اور نسل کا سوال ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس میں نسل قومیت یا رنگ کا کوئی امتیاز نہیں۔

مقرر موصوف نے کہا۔ امریکہ جانے پر اول اول قریبًا آٹھ ماہ تک میں کوئی کام نہ کر سکا۔ اور لوگوں کے دلوں میں اسلامی عقائد کی فضیلت جاگزیں کرنے میں مجھے سخت دقت پیش آئی لیکن میں مایوس نہ ہوا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور اس کی نصرت اور تائید سے میری تمام مشکلات دُور ہو گئیں۔ اس وقت صوبجات متحدہ امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے پچیس منظم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ہر جماعت کا اپنا امیر ہے۔ ہر ہفتہ میں کئی اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں متعدد عیسائی اصحاب شامل ہوتے ہیں۔ انفرادی طور پر مسلمان صوبجات متحدہ کے طول و عرض میں پائے جاتے ہیں۔ ان منظم جماعتوں کا ایک اپنا میگزین (رسالہ) ہے۔ جس کا نام مسلم سن رائز ہے۔

مسٹر بنگالی نے تمام بنی نوع انسان کے باہمی اتحاد کے متعلق پُر زور اپیل کی۔ اور کہا۔ اسلام کسی ایک جماعت یا ایک قوم کا مذہب نہیں۔ بلکہ عالمگیر مذہب ہے۔

آخر میں مقرر موصوف نے رواداری کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا۔ کہ اگرچہ دُنیا اس وقت باہمی مناقشات کا شکار ہو رہی ہے۔ تاہم اتحاد عالم کے شاندار مستقبل کی امید کی جھلک نظر آ رہی ہے۔

آپ کے بعد پروفیسر شو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ لیکن میں کسی حد تک اسلامی تعلیم سے واقف ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام کے متعلق بہت سی غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ بانیٔ اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) بلاشبہ بین الاقوامی اتحاد کے قائم کرنے والے ہیں۔ دُنیا کے مختلف مذاہب مختلف سبق دیتے آئے ہیں۔ اسلام نے جو سبق دیا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کی اخوت ہے۔

اس کے بعد مسٹر دی ناٹ۔ مسٹر وے اور مسٹر لِم نے مختصر سی تقریریں کیں۔ مسٹر لِم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کاش! چین کے سیاسی لیڈر مسٹر بنگالی کا لیکچر سننے پر مجبور کئے جا سکیں۔ کیونکہ اس وقت چین میں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اتحاد ہے۔

آخر میں مسٹر ویدیا نے مسٹر بنگالی اور دوسرے مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کا اختتام کیا۔

داستانِ اہلِ درد

(از جناب سید ارشد علی صاحب ارشد۔ لکھنوی)

شاد و فرحاں کیوں نہ ہوں ایذا رسانِ اہلِ درد ۔۔۔ موجبِ راحت ہے فریاد و فغانِ اہلِ درد

کس مسرت سے وہ سنتے ہیں بیانِ اہلِ درد ۔۔۔ کوئی دلکش راگ ہے گویا فغانِ اہلِ درد

اے کہ خوش ہوتا تھا سنکر فغانِ اہلِ درد ۔۔۔ کیا ہُوا اب نوحہ گر کیوں ہے بسانِ اہلِ درد

کب سے یہ کہتا چلا آتا ہے میرا حُسنِ ظن ۔۔۔ اب سُنیں گے اب سُنیں گے وہ بیانِ اہلِ درد

لاکھ بیدردوں کو گویائی کا دعویٰ ہو مگر ۔۔۔ ہو نہیں سکتے کبھی وہ ہم زبانِ اہلِ درد

ان کو بیدردی نے آخر کر دیا رسوائے خلق ۔۔۔ قابلِ عبرت ہے حالِ دشمنانِ اہلِ درد

مشورے غیروں سے ہیں ان کے مٹانے کیلئے ۔۔۔ اُف بڑے بیدرد نکلے مہربانِ اہلِ درد

کھینچ لاتے جان تک نالہائے دلخراش ۔۔۔ بن گئے صبر و تحمل پاسبانِ اہلِ درد

کاش موقع پا کے ان سے عرض کر دیتا کوئی ۔۔۔ جو نظر آتے ہیں اب نا قدردانِ اہلِ درد

آپ تو نامِ خدا شیدائے انصاف تھے ۔۔۔ آپ کیوں ہیں درپئے ایذائے جانِ اہلِ درد

ظلم ہیں تازہ بتازہ جور و ایذا نو بنو ۔۔۔ اس طرح جاری ہے شغلِ امتحانِ اہلِ درد

بندہ پرور یہ نہیں افسانۂ فرہاد و قیس ۔۔۔ اک ذرا دل تھام کر سُنئے بیانِ اہلِ درد

وُہ تو بس حصہ ہے ارشد حضرتِ مختار کا ۔۔۔ "بارہا میں نے سُنی ہے داستانِ اہلِ درد"

حیلہ سازانِ احرار

امرت سر کا ایک اخبار ترجمان ۲۴ر دسمبر مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔

دنیا وجہان میں کوئی جماعت۔ سوسائٹی۔ انجمن اور کوئی ایسی مجلس نہیں جو غریب قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی فلاح ملت کی آڑ میں چندوں کی شکل میں لوٹے اور اپنے گوناگوں مشاغل اور بوقلموں۔ تر نوالوں پر قربان کرے۔ ملت کا مال کھائے۔ اور ڈکار نہ لے۔ مگر مجلس احرار

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مطالبہ حساب پر ان کی آنکھوں کے ڈورے پھول جاتے ہیں۔ مونہہ میں جھاگ بھر آتی ہے۔ اور بے ادبی پر محمول کرکے "کچل دیئے جاؤ گے" کی دھمکی سے دبا دینے کا اخلاقی فرض انجام دینے پر اتر آتی ہے۔

نازک مزاج شاہاں تاب سخن نہ دارند

لوح ارض اس کی خیالی قلمرو ہے۔ اور اس قلمرو میں اسے اپنے سوا کوئی دوسری جماعت و مجلس دیکھنی گوارا نہیں۔ ؎ درباد شاہ در اقلیمے نہ گنجند

مگر ہم نے کیا خطا کی تھی۔ کہ چھیلے چانٹوں کے مونہہ میں خون بھر آیا۔ "ترجمان" سے کس قلعہ پر گولہ باری کا خدشہ لاحق تھا۔ کہ مورچہ بندی شروع کر دی۔ ہمیں تو فخر عقیدت تھا۔ پھر ہمیں مرزائی و مرزائی نواز کا امتیازی تمغہ کس گستاخی کی پاداش میں عطا کیا گیا۔ اگر مرزائی کافر ہیں۔ تو جس مسلمان کو آپ سے لگے بندھے مرزائی کا خطاب دیں۔ وہ کیوں کافر نہ ہو۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو کسی مسلمان اور راسخ العقیدہ حنفی کو کافر کہنا کہاں کی ایمانداری ہے۔

"احرار" کونسل کی رکنیت اور قلمدان وزارت کی امید میں لگے بام فلک لگائے حق اللہ و حق العباد سے بے نیاز ہو چکی ہے۔ اور اسے کچھ پتہ نہیں کہ نخدا اور حق کی ہوا کیسی ہے۔ اس کی آنکھیں زمین کی مخلوق دیکھنے سے عاری ہو چکی ہیں۔

"احرار" سے مخالفت اللہ سے مخالفت کے مترادف کیوں خیال کی جاتی ہے۔ اور احرار ایسی خود غرض اور کوتاہ اندیش جماعت سے اختلاف رکھنے والے کو کیوں مرزائی کہہ دیا جاتا ہے۔ اس کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ "احرار" مرزائیت کی پناہ میں اپنی غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور یہی ایک حربہ ہے۔ جو ان کے خیال میں حق پسندوں کے جائز اعتراضات سے انہیں نجات دلا سکتا ہے۔ مگر احرار کو خوب معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اب ہوا بگڑ چکی۔ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھا کرتی۔ حوادث لاہور نے تمہیں امتحان میں ناکام کر دیا۔ اور تمہاری خواب بے تعبیر ہونے والی ہے۔ اب مسلمانوں کو مرزائی نہیں بیدھا کافر کہنے جانے سے بھی دن نہیں پھر سکتے۔

شانِ سیدنا حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری

کیا جانو تم کہ کون ہوں میں اور کیا ہوں میں
میں وہ ہوں جو کہ خود ہی تمہیں کہہ رہا ہوں میں

احمد ہوں اور ابن محمد ہوں سن رکھو
اور مہبط ملائک و وحی خدا ہوں میں

بندہ ہوں اور نبی ہوں خدا کا رسول ہوں
بے شک خدا نہیں ہوں مگر حق نما ہوں میں

وحی خدائے پاک سے میں منتخب ہوا
اقوام شرق و غرب کا اب رہنما ہوں میں

اس چودھویں کے سر پہ میں بدر منیر ہوں
اور مظہر جمیع رسل انبیاء ہوں میں

آدم ہوں اور شیث ہوں نوح اور ابراہام
زردشت و رام و کرشن ہوں اور گوتما ہوں میں

صالح ہوں اور ہود ہوں اسحاق و اسمٰعیل
یعقوب ماہ مصر و کلیم خدا ہوں میں

ہارون و ایلیاہ ہوں الیسع و دانیال
داؤد و یرمیاہ ہوں اور یسعیا ہوں میں

یونس ہوں کان فیوض سے یحییٰ و زکریا
عیسیٰ ہوں اور محمد خیر الوریٰ ہوں میں

سب کچھ ہوں میں مگر ہوں محمد کا اک غلام
وہ مہر صدق اور مہ باصفا ہوں میں

سمجھو نہ یہ کہ مجھ میں محمد میں فرق ہے
حق کی قسم بروز شہ دوسرا ہوں میں

میں اور وہ دو جسم ہیں اور ایک جان ہے
یہ مت کہو کہ وہ ہے جدا اور جدا ہوں میں

ہاتھوں میں میرے شمع کلام مجید ہے
گم کردہ راہ حق کے لئے رہنما ہوں میں

چاروں طرف جہان میں ہے تیرگی کا راج
تیرہ دلوں کے واسطے نور خدا ہوں میں

طوفان کفر میں میری کشتی میں ہے نجات
حق کی طرف سے نوح کا ناخدا ہوں میں

رحمت ہوں میں جہان کی اقوام کے لئے
اعدائے حق کے واسطے کرب و بلا ہوں میں

اے میرے منکرو میری تکذیب چھوڑ دو
ورنہ تمہارے واسطے حکم قضا ہوں میں

اے دشمنو میں قہر الہٰی کا ہوں ظہور
اور مجرمان حق کے لئے اک سزا ہوں میں

یا پاؤ تم ہدایت و یا تم ہلاک ہو
درگاہ رب سے مانگتا اب یہ دعا ہوں میں

اے ساحران کفر خبر ہے میں کون ہوں
دست مثیل موسےٰ کا عصا ہوں میں

کیوں فتح میرے نام کی اے منکرو نہ ہو
ہے ذوالفقار میرا قلم لا فتیٰ ہوں میں

کیوں منتظر مسیح کے تم آسماں سے ہو
جب وہ مسیح خاک سے پیدا ہوا ہوں میں

احرار کا یہ شور و فغاں سب فضول ہے
جو حق نے تھا بنانا وہ اب بن چکا ہوں میں

کیا ہند تنگ ہے کہ تم کو ہے ناپسند
کیوں اہل ہند میں سے مسیحا بنا ہوں میں

سمجھا ہے تم نے اپنے خدا کو بت حرم
اور گفتگوئے حق سے اٹھاتا مزا ہوں میں

حق کی زبان پاک سے سنتا ہوں میں جواب
جس وقت اضطراب میں کرتا دعا ہوں میں

ادیان دھر میں جو تھا موعود منتظر
اس کے ظہور کرنے سے بس مدعا ہوں میں

جن کو تلاش حق ہو وہ آ جائیں میرے پاس
مجھ سے خدا کو پائیں کہ اب باخدا ہوں میں

حل جن سے ہو نہ سکتے ہوں عقدے انہیں کہو
سب معضلات دین کا عقدہ کشا ہوں میں

ادبار کی جگہ انہیں اقبال چاہیئے
وہ میرے پاس آئیں کہ ظل ہما ہوں میں

اقبال جن کے در کے غلاموں کا ہے غلام
وہ مظہر امام رسل میرزا ہوں میں

یوسف نے نظم میں تمہیں سب کچھ سنا دیا
وہ جو کہ نثر میں کبھی لکھتا رہا ہوں میں

مصر و فلسطین کے نئے مبلغ کی روانگی

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انشاء اللہ العزیز ۴ جنوری ۱۹۳۶ء کو قادیان سے ۳ بجے دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہو کر رات امرتسر ٹھیریں گے۔ اور ۵ جنوری کی صبح کو بعزم مصر و فلسطین بمبئی روانہ ہونگے۔ جہاں سے انشاء اللہ العزیز ۹ جنوری کے جہاز میں سوار ہوں گے۔ بڑے بڑے سٹیشنوں پران کے پہنچنے کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

روانگی امرتسر بذریعہ بمبئی ایکسپریس ۵-۹

سٹیشن	وقت	
جالندھر شہر	۱۰ - ۱۱	صبح
״ چھاؤنی	۲۰ - ۱۱	״
لدھیانہ	۳۲ - ۱۲	دوپہر
سرہند	۴۷ - ۱	״
راجپورہ	۱۶ - ۲	بعد دوپہر
انبالہ چھاؤنی	۵ - ۳	״
سہارنپور	۲ - ۵	شام
میرٹھ چھاؤنی	۵۸ - ۷	شام
دہلی	۵ - ۱۰	بجے رات
متھرا ״	۱۹ - ۱	
آگرہ چھاؤنی	۴۵ - ۲	
گوالیار	۳۶ - ۴	
جھانسی	۳۱ - ۶	صبح ۶ جنوری
بھوپال	۲۷ - ۱۲	دوپہر
بمبئی	۱۵ - ۶	۷ جنوری

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

گوجرہ میں عید کے دن احرار کی شرمناک حرکات

اور حکام پولیس کا شکریہ

گوجرہ میں ایک ہی عیدگاہ ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان علیحدہ علیحدہ پلاٹ میں نماز عید پڑھتے رہے ہیں۔ عرصہ قریباً تیس سال سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ اب کے عید الفطر کے موقعہ پر احرار نے کوشش کی۔ کہ احمدیہ جماعت کو نماز عید گاہ میں نہ پڑھنے دی جائے۔ اس کے لئے ایک تو انہوں نے یہ شرارت کی۔ کہ اس پلاٹ میں جہاں جماعت احمدیہ نماز پڑھا کرتی تھی۔ پانی چھوڑ دیا۔ اور دوسرے مشہور کر دیا۔ کہ احمدی اس عید کے موقعہ پر فساد کرنا چاہتے ہیں۔ بنابریں افسران پولیس کو مداخلت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ سردار سنتوک سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور آغا حیدر خان صاحب سب انسپکٹر پر واضح ہو گیا۔ کہ احرار جبراً احمدیوں کو عیدگاہ میں نماز پڑھنے سے روکنا چاہتے ہیں۔ سردار صاحب نے فہمائش کر دی۔ کہ عیدگاہ میں حسب دستور دونوں فریق نماز ادا کریں۔ اور کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ لیکن جب ۱۰ بجے کے قریب ہماری جماعت نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ میں پہنچی۔ تو دروازہ پر احرار کھڑے ہو گئے۔ اور اندر جانے سے روک دیا۔ انہوں نے مشہور تو یہ کیا تھا۔ کہ احمدی فساد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خود فساد کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اس پر سب انسپکٹر صاحب جب قانونی کارروائی پر آمادہ ہوئے۔ تو احرار نے رستہ چھوڑ دیا۔ اور جماعت احمدیہ نے اندر داخل ہو کر نماز ادا کی۔

جماعت احمدیہ گوجرہ سردار سنتوک سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس و خان غلام حیدر خان صاحب سب انسپکٹر گوجرہ کے حسن انتظام کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ (نامہ نگار از گوجرہ)

گمشدہ مال کا اعلان

بروز عید سپیشل ٹرین جو بوقت تین بجے امرتسر سٹیشن پر پہنچی۔ اس میں ایک چھوٹا سا بستر جس میں ایک لحاف۔ ایک دری اور بارہ عدد رسید بکیں۔ جو کہ برائے تحصیل چندہ دفتر بیت المال سے حاصل کی گئیں تھیں۔ نیز ۲۰۰ فارم برائے رجسٹر چندہ تھے۔ امرتسر ریلوے سٹیشن پر سپیشل ٹرین میں رہ گیا۔ اگر کسی بھائی کو ملا ہو۔ تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ پارسل گاڑی ارسال فرمائیں۔ کرایہ نئی دہلی میں ادا کر دیا جائیگا۔ ایم غلام حسنین احمدی سیکرٹری

نیروبی (افریقہ) میں تبلیغ اسلام

مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ ممباسہ سے لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک تبلیغی ٹریکٹ ایک سو یورپین لوگوں کو ارسال کیا گیا۔ کیامبو کے پانچ چیفس اور بعض ہندوستانیوں کو بھی یہ پمفلٹ بغرض مطالعہ دیا گیا۔

ہفتہ وار انگریزی اخبار "سنڈے پوسٹ" کے ایڈیٹر کو احمدیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق آگاہ کیا گیا۔

لارڈ بیڈن پاول جو تحریک بوائے سکاؤٹس کے بانی ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ آج کل مشرقی افریقہ کی سیاحت کر رہے ہیں۔ نیروبی میں ہز ایکسی لنسی سر جوزف بائرن گورنر کینیا کالونی نے ان کے اعزاز میں شاندار گارڈن پارٹی دی۔ جس میں خاکسار اور بعض دوسرے احمدی احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس دعوت کے موقعہ پر میں نے افریقہ کے پانچ غیر مسلم چیفس سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی۔ اور انگریزی پمفلٹ "احمدیہ موومنٹ" دیئے۔

گذشتہ ہفتہ میں ایک عیسائی پادری کو چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ عیسائی عقائد کی تائید میں مضمون لکھے۔ اور میں ان کی تردید میں مضمون لکھوں گا۔ اس کے بعد دونوں مضامین اخبارات میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ لیکن پادری مذکور نے یہ کہہ کر کہ عوام کو اس سے دلچسپی نہیں۔ ٹال دیا۔

نیروبی میں جماعت انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ جو باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کرتی ہے۔

جلسہ جماعت احمدیہ سری گوبند پور

سری گوبند پور ضلع گورداسپور میں انشاء اللہ ۳ جنوری بروز جمعہ انجمن احمدیہ کا جلسہ ہو گا۔ گو یہ جلسہ ایک ہی دن رہے گا۔ لیکن اگر کوئی دوست رات کو وہاں ٹھیرنا چاہیں تو اپنے ہمراہ بستر وغیرہ شب باشی کا سامان لیتے جائیں۔ ارد گرد کے تمام احباب کو بکثرت شامل ہونا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مسلم لیگ کا تازہ اجلاس

نئی دہلی ۳۰ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے مسٹر ایم اے جناح کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد کر کے قرار دیا کہ لیگ کا آئندہ اجلاس ۱۱ و ۱۲ اپریل کو بمبئی میں منعقد ہو۔ اس سلسلہ میں پٹنہ اور لاہور کی درخواستوں کو مسترد کر دیا گیا۔ لیگ کے جنرل سیکرٹری حافظ ہدایت حسین کے انتقال پر اظہار ملال کی قرارداد منظور کی گئی۔ لاہور کے مولانا حبیب نے کونسل کو نوٹس دیا کہ شہید گنج کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ ایسا کیا جائے گا۔

حاجی رشید احمد کی تجویز اور نواب احمد یار خان دولتانہ کی تائید پر کونسل اس امر پر متفق ہو گئی۔ کہ مسٹر جناح کی مستقل صدارت لیگ کو ۱۹۳۷ء تک بڑھایا جائے۔ اجلاس بمبئی کی صدارت کے لئے مسٹر جناح نے سر فضل حسین کا نام تجویز کیا۔

مسٹر جناح کی مستقل صدارت کے فیصلہ سے قبل اس امر پر بحث ہوئی۔ کہ آیا لیگ دستور کے ماتحت دو صدر یعنی ایک مستقل اور ایک سالانہ اجلاس کے لئے رکھ سکتی ہے یا نہیں۔ مسٹر جناح نے فیصلہ کیا کہ دستور میں ترمیم کرنے والوں کا منشا خواہ کچھ بھی ہو۔ صورت یہ ہے کہ قواعد مستقل صدر کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس لئے مسٹر جناح کی میعاد صدارت مستقل کو ۱۹۳۷ء تک بڑھا دیا گیا۔ آج کے جلسہ میں جن اصحاب نے شرکت کی ان میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ سر محمد یعقوب۔ جناب لیاقت علی خاں۔ جناب جمشید علی خان۔ نواب زادہ خورشید علی خاں۔ نواب احمد یار خاں۔ مولانا شفیع داؤدی۔ خان صاحب

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد
دلروز رجسٹرڈ
ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے
دلروز ناسور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ توت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ گزیدہ کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجرا کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دفعہ لگا دینا کافی ہے
اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔
قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار
المشتہر
طاہر الدین اینڈ سنز انار کلی لاہور

بعدالت جناب شیخ عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم خانیوال

زنجن داس ولد لالہ جودھا رام ذات برنجر سکنہ تلمبہ تحصیل خانیوال سائل فریق اول

بنام

پیر ارشاد علی شاہ ولد روشن چراغ شاہ سکنہ و ذیلدار چک ۴۶/۱۵ ایل تحصیل خانیوال۔ پیر اللہ داد شاہ ولد روشن چراغ شاہ سکنہ غوث پور قریشی والہ تحصیل خانیوال۔ بونگا رام ولد دتو مل لنڈا سکنہ تلمبہ تحصیل خانیوال فریق ثانیاں

درخواست تقسیم اراضی کھیوٹ ۳۱/۳۲ چاہی کھتونی ۲۱۶ نمبر خسرات ۷۸۰ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ کھتونی ۲۱۷ نمبر خسرات ۷۷۹ ۔ ۷۸۸ ۔ کھتونی نمبر ۲۱۸ ۔ ۷۹۲ تا ۷۹۹ ۔ کھتونی ۲۱۹ ۔ ۸۰۰ تا ۸۰۷ کھتونی نمبر ۲۲۰ نمبر خسرات ۸۱۹ تا ۸۲۷ کھتونی نمبر ۲۲۱ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ کھتونی ۲۲۲ ۔ ۸۰۸ تا ۸۱۳ کھتونی نمبر ۲۲۳ ۸۱۴ تا ۸۱۸ ۔ کھتونی نمبر ۲۲۴ نمبر خسرہ ۱۷۷ ۔ کل رقبہ ۳۶۹ - ۱۹ کنال واقع موضع جام ڈانگرہ تحصیل خانیوال

مقدمہ مندرجہ بالا میں پیر ارشاد علی شاہ پیر اللہ داد شاہ فریق ثانیاں کو عرصہ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں ہوئے ہیں۔ وہ دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں۔ ان کا برائے تحریر کرانے بیانات مورخہ ۹/۱/۳۶ حاضر عدالت آنا ضروری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۹/۱/۳۶ کو بغرض بیان دہی حاضر عدالت نہ آئے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ تحریر ۲۱/۱۲/۳۵

دستخط انگریزی جناب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب درجہ دوم خانیوال

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی راجہ ولد حسن ذات کروڑ سکنہ چک نمبر ۵۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ہدایت ولد احمد ذات ویس سکنہ چک نمبر ۲۶۸ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رجب ولد پہلوان ذات سیال سرہانہ سکنہ بستی نصرت تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گوبند رام ولد تلسی داس ذات گوسائیں سکنہ پیر کوٹ دمعانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گل بشیر ولد موسیٰ ذات ہیدن سکنہ منڈی ہیدن تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام عیسیٰ ولد محمد بخش ذات ارائیں سکنہ موضع کوٹ ارائیں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حکیم داد ولد امیر ذات چیلہ سکنہ چیلہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پنڈت ادم پرکاش المعروف راما شنکر ولد پنڈت کانشی ذات ترکھ سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خدا یار ولد یارو ذات بلوچ سکنہ چک ۱۷۵ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد بخش ولد سوایا ذات آرائیں سکنہ چاہ پورن والا جھنگ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی فرید ولد ملافات ملانچ سکنہ نگھیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بختیار شاہ ولد سید جلال شاہ ذات سید سکنہ چنڈ بالی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱/۱۹۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۴/۱۲/۳۵ دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد کریم ذات ہٹی سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۸/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵

دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دریام ولد جیندا خان ذات بلوچ سکنہ شاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۱۲/۳۵

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رام لعل وغیرہ ولد میشا رام ذات بھیری سکنہ داڑہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد علی ولد برخوردار ذات عمرانہ سکنہ شمالی عمرانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۱/۱۹۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ دتا ولد شمس الدین ذات کھوکھر سکنہ بستی سلطان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر عدالت

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ممول ولد سمال ذات کوبہار سکنہ گھمن ماری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۱/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۹/۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عدیس آبابا۔ ۳۰ دسمبر۔ آج صبح آٹھ اطالوی ہوائی جہازوں نے ڈگا بور پر متواتر آٹھ گھنٹے تک بم باری کی۔

لنڈن۔ ۳۰ دسمبر۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم برطانیہ سکاٹش یونیورسٹیوں کی جانب سے دارالعوام کی رکنیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ نشست مسٹر نوئل سکیلٹن کے فوت ہو جانے سے خالی ہو چکی ہے۔

کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) ۳۰ دسمبر۔ ۲۶ دسمبر کی صبح کو شہر میں خوفناک آتش زدگی سے اڑھائی لاکھ پونڈ کا نقصان ہو گیا۔

ناگ پور۔ ۳۰ دسمبر۔ سر مورو پنت جوشی نے نیشنل لبرل فیڈریشن کے سامنے کانگرس کی مذمت کرتے ہوئے کانگرس کی پالیسی عدم تعاون کی لغویت کو ظاہر کیا۔ اور کہا کہ کانگرس اس وجہ سے کہ اپنی جگہ کونسلوں پر قبضہ کر کے جدید دستور اساسی کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فضول اور بے فائدہ ہے۔

کلکتہ۔ ۳۰ دسمبر۔ ۲۸ دسمبر کی صبح کو کانگرسی دیش بندھو پارک کلکتہ میں طلائی جوبلی منا رہے تھے۔ اور مسلمان قریب ہی نماز عید ادا کر رہے تھے۔ کانگرسیوں نے نعرے لگائے۔ جس پر مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ اور دونوں فریقوں کے درمیان سخت تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۰ اشخاص مجروح ہوئے۔

بمبئی۔ ۳۰ دسمبر۔ کل شہر میں تین مقامات پر شدید آگ لگ گئی۔ شہر کے تمام آگ بجھانے والے انجنوں نے دس گھنٹے کی متواتر کوشش کے بعد آگ کو فرو کیا۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

عدیس آبابا۔ ۳۰ دسمبر۔ نیم سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شہنشاہ حبشہ جن شرائط پر صلح کرنے کو تیار ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) حبشہ کے علاقہ سے اطالوی افواج بالکل نکل جائیں (۲) اٹلی تاوان جنگ ادا کرے۔ (۳) دول یورپ حبشہ کو صاحب اقتدار حکومت تسلیم کریں۔ (۴) متنازعہ فیہ سرحدات کے لئے بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا جائے۔ (۵) حبشہ کی اقتصادی اور مالی امداد کے لئے بھی بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) تعزیرات ایران میں شاہ ایران کے حکم سے ایک نئی دفعہ کا اضافہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ہر وہ شخص جو مسلمانوں کے گروہوں میں تفرقہ ڈالے مستوجب سزائے موت ہو گا۔

روما۔ ۳۰ دسمبر۔ علاقہ ٹمبین میں سخت خون ریز جنگ کے بعد فتح حبشی فوج کو نصیب ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس جنگ میں حبشی افواج نے ۱۴ ٹینک۔ ۵ مشین گنیں اطالویوں سے چھین لی ہیں۔ اور دو سو اطالوی سپاہی گرفتار کر لئے۔ اگرچہ ابھی تک مکالے پر حبشیوں کا قبضہ نہیں ہوا۔ مگر تین جانب سے حبشی افواج شمالی محاذ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ دسمبر۔ آج لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند انتقال کر گئے۔

روما۔ ۳۰ دسمبر۔ اطالوی کابینہ کے اجلاس میں صلح کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے سائینور مسولینی نے کہا۔ پیرس کی تجاویز نہایت مایوس کن ہیں۔ اور وہ اٹلی کے کم سے کم مطالبات کو بھی پورا نہیں کرتیں۔

برلن۔ ۳۰ دسمبر۔ آج صبح جرمنی میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگ بستروں پر چونک پڑے۔ اور ان میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔ زلزلہ سے نقصان کوئی نہیں ہوا۔

بمبئی۔ ۳۰ دسمبر۔ پنڈت مالویہ کی صدارت میں ہندو مہاسبھا کے سترھویں اجلاس میں ہندو سبھا کے اعتدال پسند اور انتہا پسند طبقہ کے درمیان ذات پات کو اڑانے کے سوال پر زبردست تصادم کا احتمال ہے

شولاپور۔ ۳۰ دسمبر۔ گذشتہ شام ایک جھیل میں کشتی الٹ جانے سے اٹھارہ اشخاص ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

عدیس آبابا۔ ۳۰ دسمبر۔ حکومت حبشہ نے لیگ کو پروٹسٹ بھیجا ہے کہ اطالویوں نے ۲۳ دسمبر کو ادیابی کی لڑائی میں زہریلی گیس کے بم استعمال کئے۔ اور اس طرح بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی کی۔ زہریلی گیس کی وجہ سے بہت سے شہری بھی ہلاک ہو گئے۔

شنگھائی۔ ۳۰ دسمبر۔ آج ایک ہزار چینی کسانوں نے لگان میں تخفیف کے لئے مظاہرہ کیا۔ اور پولیس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا۔ پولیس نے مظاہرین پر گولی چلا دی۔

امرتسر۔ ۳۰ دسمبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے یکم جنوری کو لاہور میں مورچہ لگانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ یکم جنوری کو دس بجے پہلا جتھہ لاہور میں داخل ہو گا۔

روما۔ ۳۰ دسمبر۔ سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ علاقہ ٹمبین میں اطالوی اور حبشی فوجوں کے درمیان تصادم کے باعث باون اطالوی ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔

لاہور۔ ۳۰ دسمبر۔ مسٹر برکت علی نائب صدر پنجاب پراونشل لیگ نے مسٹر محمد علی جناح کو معاملہ مسجد شہید گنج میں رہنمائی کرنے کے لئے تار ارسال کیا ہے۔

پیرس۔ ۳۰ دسمبر۔ فرانسیسی چیمبر نے ایک بل پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے فرانس کی تمام مسلح سیاسی لیگیں خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔ چیمبر نے فرانس میں آتشیں اسلحہ لے کر چلنے کی بھی ممانعت کر دی ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبے بنانے کے متعلق آرڈر ان کونسل تیار کر لئے گئے ہیں جنوری کے شروع میں غور و خوض کے بعد انہیں لنڈن بھیج دیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی اپنی رپورٹ مرتب کرنے میں مصروف ہے۔ تمام رپورٹ پر جنوری ۱۹۳۶ء کے تیسرے ہفتے دستخط ہو جائیں گے اور اسے وزیر ہند کے پاس بھیج دیا جائیگا

ناگ پور۔ ۳۰ دسمبر۔ نیشنل لبرل فیڈریشن نے جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ ان کا ماحصل یہ ہے۔ کہ جدید دستور اساسی کا بائیکاٹ فضول اور ناممکن ہے۔ اور اگرچہ یہ دستور ملک پر بزبردستی ٹھونس دیا گیا ہے تاہم جہاں تک ہو سکے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے

لاہور۔ ۳۰ دسمبر۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ مسجد شہید گنج کانفرنس ۱۰، ۱۱، ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو لاہور میں منعقد ہو گی

روما۔ ۳۰ دسمبر۔ سر ایرک ڈرمنڈ برطانوی سفیر مقیم روم کے رخصت پر لنڈن چلے جانے کے بعد روما میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی کے خلاف تیل پر پابندی عائد کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

عدیس آبابا۔ ۳۰ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی فوج کی طرف سے بمباری کے باوجود حبشی افواج بڑھتی چلی گئیں اور ٹمبین کے صدر مقام ادیابی پر پھر قبضہ کر لیا

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر۔ سرکاری ملازمتوں کے متعلق جو نئے قواعد مرتب کئے گئے ہیں ان میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ سرکاری ملازم ہندوستان میں کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اور نہ کسی رنگ میں اس کی امداد کر سکتا ہے۔ قواعد میں اس امر کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ کوئی سرکاری ملازم کسی رشتہ دار کو جس کا گذارہ اسی پر ہو۔ یا جو اس کی زیر نگرانی ہو۔ ایسی تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دے گا۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ گورنمنٹ کے مخالف ہو۔

نانکن۔ ۳۰ دسمبر۔ نانکن گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ چین اور جاپان کے درمیان خوشگوار تعلقات کو بحال کرنے کے سلسلہ میں حکومت جاپان نے مجوزہ طریق مفاہمت منظور کر لیا ہے۔ اور عنقریب تجاویز مصالحت پر بحث شروع ہو گی۔

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ معاملہ مسجد شہید گنج پر غور و خوض کرنے اور اس کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے غیر جانبدار کمیٹی مقرر کرے ایک اور ریزولیوشن میں لیگ نے تمام فرقوں کے رہنماؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پنجاب کے مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سوال کا کوئی پُر امن حل تلاش کریں۔

روما۔ ۳۰ دسمبر۔ سال ۱۹۳۶ء-۱۹۳۵ء کے بجٹ میں میزان بیس کروڑ لیرہ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں اٹلی کا ہر روز بیس لاکھ لیرہ صرف ہوتا ہے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی